

تقویٰ کے ساتھ

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:-

اس بات کا خیال رکھ کہ تو کسی سرخ یا سیاہ رنگ کے آدمی پر فضیلت

نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ تو اپنے تقویٰ میں اس سے بڑھ جائے۔

(مسند احمد حدیث نمبر: 20438)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مند کیلئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور آنے والی مصیبت کو نال دیتے ہیں۔

مکرم شیخ سعید احمد صاحب کراچی بھی راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

قبل ازیں احباب جماعت کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ مکرم شیخ سعید احمد صاحب آف منظور کالونی کراچی کو خائفین نے پیر ستمبر 2008ء کو فائزنگ کر کے شدید زخمی کر دیا تھا۔
موصوف کو بیہوشی اور شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں آپریشن کے بعد I.C.U میں زیر علاج رکھا گیا۔ باوجود انتہائی کوشش اور علاج کے خدائی تقدیر غالب آئی اور موصوف 13 ستمبر 2008ء کو راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔
مرحوم کی عمر تقریباً 42 سال تھی۔ میڈیکل سٹور چلاتے تھے وقوعہ کے بعد 8 ستمبر کو ان کا پہلا پچھ پچھا ہوا ہے۔

مرحوم کے حقیقی بھائی مکرم شیخ رفیق احمد صاحب کو خائفین نے 2006ء میں اور ماموں مکرم پروفیسر ڈاکٹر شیخ بشیر احمد صاحب آف کراچی کو 2007ء میں فائزنگ کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین

نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان بذریعہ نیلامی مورخہ 22 ستمبر 2008ء کو بوقت 9:30 بجے صبح فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب استفادہ فرمائیں۔

سامان

ایئر کولر، ٹیلی فون سیٹ، سیلنگ فین، کرسی، گیزر، ڈرم میز، کوزی، کارپٹ، چارپائی اور دیگر سامان۔
(ناظم جائیداد صدرا نجم احمدی ربوہ)

FD-10

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

روزنامہ

الفصل

Web: <http://www.alfazl.org>
Email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

پیر 15 ستمبر 2008ء 14 رمضان 1429 ہجری 15 تھوک 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 212

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرو ترقی انسان خود نہیں کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو۔ اگر انسان میں یہ قوت ہوتی کہ وہ خود بخود ترقی کر سکتا تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقویٰ کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحب کوشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسوں کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکماء گزرے ہیں کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہیں اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کوشش نہ تھے، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے بنا دی۔ بات یہ ہے کہ جسے خدا تعالیٰ بھیجتا ہے اس کے اندر ایک تریاتی مادہ رکھا ہوا ہوتا ہے پس جو شخص محبت اور اطاعت میں اس کے ساتھ ترقی کرتا ہے تو اس کے تریاتی مادہ کی وجہ سے اس کے گناہ کی زہر دور ہوتی ہے اور فیض کے ترشحات اس پر بھی گرنے لگتے ہیں۔ اس کی نماز معمولی نماز نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکروں والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت میں قبض اور بد مزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہئے کہ الہی تو ہی اسے دور کر اور لذت اور نور نازل فرما۔ جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوع کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔ حج بھی انسان کے لئے مشروط ہے روزہ بھی مشروط ہے۔ زکوٰۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں۔ سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں مگر اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔ اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔ اگر بھوک یا پیاس لگی ہو تو ایک لقمہ یا ایک گھونٹ سیری نہیں بخش سکتا۔ پوری خوراک ہوگی تو تسکین ہوگی۔ اسی طرح ناکارہ تقویٰ ہرگز کام نہ آوے گا۔ خدا تعالیٰ انہیں سے محبت کرتا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں۔ (-) (ال عمران: 93) کے یہ معنی ہیں کہ سب سے عزیز شے جان ہے۔ اگر موقعہ ہو تو وہ بھی خدا کی راہ میں دے دی جاوے نماز میں اپنے اوپر جو موت اختیار کرتا ہے وہ بھی بڑ کو پہنچتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 627)

تجہ سے محبت کی ہے

یہ جو ہر شخص نے خود اپنی تلاوت کی ہے
ساری برکت یہ میرے یارِ خلافت کی ہے
نور و محمود کو، ناصر کو جو طاہر کو ملی
وہی مولا نے سپرد آپ کے خلعت کی ہے
تجہ کو دل نقد دیا تجھ سے محبت کی ہے
ہم نے مسرور ترے ہاتھ پہ بیعت کی ہے
میرے ہونٹوں کی ہنسی اب نہ چڑا پاؤ گے
مجھ پہ مسرور نے کچھ ایسی عنایت کی ہے
فرش پہ سجدہ کیا عرش پہ پہنچی ہے نماز
دیکھو اس شخص نے یہ کیسی عبادت کی ہے
آؤ دربارِ خلافت میں وفا پیش کرو
یہاں قیمت کوئی دولت کی نہ رنگت کی ہے
اپنے اعمال کو تقویٰ سے سجا کر لاؤ
میرے آقا نے یہی ہم کو نصیحت کی ہے
حس کی چاہت ہمیں لے جائیگی تیرے در تک
اُس ترے چاہنے والے سے محبت کی ہے
اے خدا حشر تلک وعدہ نباہتے رہنا
ہم نے تیری، تیرے مُرسل کی اطاعت کی ہے
سارے بُت توڑ دئے شرک سے نفرت کی ہے
تیرے عابد نے فقط تیری عبادت کی ہے

لسیق احمد عابد

کوئی احمدی گھر ایسا نہ ہو جہاں تلاوت قرآن کریم نہ ہوتی ہو۔

مرتبہ: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

نمبر 3

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(عہدِ خلافت کے اہم واقعات۔ سوال و جواب کی شکل میں)

- سوال:** حضور انور نے کب ربوہ کے اطفال کے نام اپنا پہلا پیغام دیا۔
جواب: 7 جون 2003ء کو چلڈرن کلاس میں بچوں سے خطاب کرتے ہوئے۔
- سوال:** حضور انور کے بارکوت دورِ خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ (برطانیہ) پر بیعتوں کی تعداد کیا تھی۔
جواب: یہ جلسہ 25 تا 27 جولائی 2003ء اسلام آباد ڈلفورڈ میں منعقد ہوا۔ 98 ممالک کی 229 اقوام کے 8 لاکھ 92 ہزار 403 افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ 25 ہزار کے قریب حاضری تھی۔
- سوال:** حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر فاؤنڈیشن کا قیام کب فرمایا۔
جواب: 26 جولائی 2003ء کو۔
- سوال:** حضور انور نے احمدی طلباء کو کم از کم کہاں تک تعلیم حاصل کرنے کی تحریک فرمائی۔
جواب: ایف اے تک۔
- سوال:** خلافتِ خامسہ کی پہلی عمومی نمائش خدام الاحمدیہ پاکستان کب منعقد ہوئی۔
جواب: 14 تا 16 اگست 2003ء کو۔
- سوال:** یہ نمائش کہاں منعقد ہوئی۔
جواب: ایوان محمود ربوہ میں۔
- سوال:** حضور انور اپنے پہلے غیر ملکی دورہ پر کب اور کہاں روانہ ہوئے اور کب واپس تشریف لائے۔
جواب: حضور انور 19 اگست 2003ء کو لندن سے روانہ ہو کر 20 تاریخ کو براستہ نیجیم جرمنی پہنچے اور 8 ستمبر کو فرانس سے لندن واپس تشریف لے آئے۔
- سوال:** حضور انور اپنے پہلے غیر ملکی دورہ میں کن ممالک میں تشریف لے گئے۔
جواب: نیجیم، جرمنی، ہالینڈ اور فرانس۔
- سوال:** خلافتِ خامسہ کا پہلا جلسہ جرمنی میں کب منعقد ہوا۔
جواب: 22 تا 24 اگست 2003ء۔
- سوال:** جامعہ احمدیہ کینیڈا کا افتتاح کب ہوا۔
جواب: 7 ستمبر 2003ء کو مسی ساگا کینیڈا میں۔
- سوال:** 12 ستمبر 2003ء کو حضور انور نے کونسی تحریک فرمائی۔
جواب: ڈاکٹرز، وکلاء اور نیچرز کو وقف عارضی کی تحریک۔
- سوال:** حضور انور کے دور میں آئرلینڈ نے اپنا کونسا جلسہ سالانہ کب منعقد کیا۔
جواب: دوسرا جلسہ سالانہ 21 ستمبر 2003ء بروز اتوار کو۔
- سوال:** بیت الفتوح کا افتتاح کب اور کس نے فرمایا۔
جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 اکتوبر 2003ء کو نماز جمعہ کے ذریعہ افتتاح فرمایا۔
- سوال:** حضور انور نے اپنا پہلا دورہ مغربی افریقہ کب سے کب تک فرمایا۔
جواب: 13 مارچ 2004ء سے 13 اپریل 2004ء تک۔
- سوال:** حضور انور اپنے پہلے دورہ مغربی افریقہ میں کن کن ممالک میں تشریف لے گئے۔
جواب: غانا، بوریکینا فاسو، بینن، نائیجیریا۔
- سوال:** پہلے دورہ مغربی افریقہ میں وہ کون سے ممالک ہیں جہاں پر پہلی دفعہ کسی خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پڑے۔
جواب: بوریکینا فاسو اور بینن۔
- سوال:** 15 مارچ 2004ء کو حضور انور نے کس ملک کے صدر سے ملاقات کی۔
جواب: غانا کے۔
- سوال:** حضور انور نے غانا کے کونسے جلسہ میں شرکت کی۔
جواب: 75 ویں جلسہ میں۔
- سوال:** یہ جلسہ کب شروع ہوا۔
جواب: 18 مارچ 2004ء کو۔

روزہ کی فرضیت و اہمیت اور فوائد

روزہ تمام مذاہب میں کسی نہ کسی صورت میں فرض رہا ہے

میرے خیال میں سے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک نمائندگی کی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگی۔ یہ روحانی امور ہیں کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فریبی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے کے لئے اضطراب ہو وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی میں ترقی کر سکتا ہے اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے میرا یقین ہے کہ ایسا تعمیم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے شاید ریاضتیں اختیار کیں اور آخر بپوست دماغ سے مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گزری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔ انسانوں کے دماغی قوی ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قوی ضعیف ہیں۔ ان کو کسی قسم کا مجاہدہ موافق نہیں ہو سکتا اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں سو بہتر ہے کہ انسان اپنی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے اور دین العجاز اختیار رکھے۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور..... سے منافی نہ ہو تو اس کو بجالانا ضروری ہے۔ لیکن آجکل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھاتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(ذکر حبیب صفحہ 138 تا 140)

روزہ کے مقاصد

قرآن کریم نے روزہ کے لئے صوم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ارکان دین میں صوم یعنی روزہ کو تیسرا رکن قرار دیا ہے لیکن اس وقت رکن دین والے روزے کا ذکر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض روزہ کے علاوہ دوسرے روزوں کے بارہ میں کچھ اظہار خیال کرنا ہے کیونکہ ایک مومن کی معاشرتی زندگی میں ہونے والے واقعات کا قرآن کریم نے تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ اس لئے ان چند سطور میں مختلف روزوں کا ذکر مقصود ہے۔

قرآن مجید میں بیان کردہ صیام کا ذکر مختلف

حضرت مسیح موعود نے اپنے روزوں کا ذکر اپنی سوانح میں کیا ہے۔ اس عبادت کو اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں کھانا منگوا تا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر پیتم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کی تاکید کر دی تھی دے دیتا تھا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اس طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پھر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے۔ وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے..... جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستاں طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض پچکدار اور سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔

”پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے..... تم ہوشیار ہو جاؤ ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی تمہیں بتا دیتے ہیں کہ روزے پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔“

فرمایا۔

”اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روزوں کی شکل میں اختلاف تھا اور وہ اختلاف آج تک نظر آتا ہے۔ کہیں اس قسم کے روزے ہوا کرتے تھے جنہیں وصال کہتے ہیں درمیان میں سحری نہ کھانا۔ اس قسم کے روزوں میں صرف شام کے وقت روزہ کشائی کی جاتی اور دوسری سحری نہ کھا کر متواتر آٹھ پھر روزہ رکھا جاتا۔“

کہیں ایسے روزے ہوتے کہ روزہ کشائی بھی نہ ہوتی اور تین تین چار چار پانچ پانچ دن متواتر روزہ رکھا جاتا۔ ایسے روزے بھی پائے جاتے ہیں جن میں لوگوں کو ہلکی غذا کھانے کی اجازت دی گئی ہے مگر غصوں غذاؤں سے منع کیا گیا ہے جیسے ہندوؤں یا عیسائیوں میں روزے ہوتے ہیں۔

ہندوؤں کے روزوں کے متعلق تو عام طور پر مشہور ہے کہ ان کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز نہیں کھانی۔ اس کے علاوہ اگر وہ کئی سیر آم، کیلے اور نارنگیاں وغیرہ کھا جائیں تو ان کے روزہ میں فرق نہیں آتا۔ روٹی اور سارن کو چھوڑ کر باقی جو چیز چاہیں کھا لیں۔“

پھر اس سے بھی آسان روزے رومن کیتھولک عیسائیوں میں پائے جاتے ہیں..... کہ گوشت نہیں کھانا۔ اگر وہ آلو بال کر یا کدو کا بھرتہ بنا کر اس کے ساتھ روٹی کھالیں۔ تو ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر گوشت کی بوٹی ان کے معدہ میں چلی جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ پس روزوں کے متعلق بھی مختلف اقوام میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مختصر یہ کہ قرآن کریم کا اعلان ایک حقیقت اور سچائی ہے کہ روزے پہلی قوموں اور امتوں پر بھی خدا تعالیٰ نے فرض کئے تھے۔

حضرت مسیح موعود

کے خاص روزے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت مسیح موعود کے روزوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

روزہ کی بین الاقوامی حیثیت

قرآن کریم نے روزہ کے لئے صوم کا لفظ استعمال کیا ہے اور جس مہینے میں یہ روزے فرض کئے گئے اس کا نام رمضان رکھا ہے۔ ارکان دین میں صوم یعنی روزہ کو تیسرا رکن قرار دیا گیا ہے۔

صوم مادہ صوم سے مصدر ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں کسی چیز سے روکنا اور اسے چھوڑ دینا۔

(لسان العرب تاج العروس)

چنانچہ عرب لوگ روزہ میں صامت یعنی خاموش آدمی کو بھی صائم کہتے تھے۔ کیونکہ وہ ترک کلام کرتا ہے۔

ایسے گھوڑے کو بھی صائم کہہ دیا جاتا ہے جو چارہ کھانا چھوڑ دیتا ہے۔

لسان العرب میں لکھا ہے کہ لغوی اعتبار سے کھانے (پینے) بولنے اور چلنے پھرنے سے باز رہنے والے کو صائم کہا جاتا ہے۔

دینی اصطلاح میں اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کا جو احکام دینی کا مکلف ہو طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزے کی نیت اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ارادہ کھانے پینے نکاح اور ہر قسم کی لغویات سے مجتنب رہنا۔ (مفردات)

صوم کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اپنے نفس پر حاکم ہو کر پاکیزگی اور طہارت کے اعلیٰ مقام تک پہنچ جائے۔ وغیرہ

سیدنا حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 370 پر فرماتے ہیں۔

”پس کما کتب علی الذین من قبلکم کہہ کر خدا تعالیٰ نے..... اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روزے ایسی نیکی ثواب اور قربانی ہیں جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کیا ہے۔ پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ جس کے حصول کے لئے ساری قومیں کوشش کرتی رہی ہیں تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر یہ کوئی نیا حکم ہوتا اگر روزے صرف تم پر ہی فرض ہوتے۔ تو تم دوسرے لوگوں سے کہہ سکتے تھے کہ تم اسے کیا جانو تم نے تو اس کا مزہ ہی نہیں چکھا۔“

(صفحہ: 370)

پھر فرمایا:۔

جیڑیوں میں کیا گیا ہے۔

لیکن مفہوم، مقاصد، معانی اور عمل کے لحاظ سے تقریباً ایک ہی جیسے ہیں۔

عربی لغت میں صوم کے معنی رکنے اور چپ رہنے کے ہیں۔

قرآن کریم نے اس حقیقت کو آشکار کرنے کے لئے صوم کو صبر کے لفظ سے بھی تعبیر کیا ہے۔ فرمایا استعینوا بالصبر والصلوة صبر رمضان میں استقلال عزم راح، ضبط نفس کی قوتوں کو ترقی دینے کے لئے ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ ان اللہ مع الصبرین خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

روزہ یا صوم کے مفہوم میں عملاً یہ چیز داخل ہے اور چپ رہنے کے مفہوم کو قرآن کریم نے سورۃ مریم میں اور سورۃ آل عمران میں حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین روز تک خاموشی کا حکم دیا گیا۔

روزہ کثرت کلام سے پرہیز اور کثرت سے ذکر الہی کا نام ہے۔ مختصر یہ کہ روزہ کا مقصد دینی اصطلاح میں انسان کے اندر قوت ضبط اور جذبات نفسانی پر حکومت کرنے کی تربیت ہے اور یہی وہ نقطہ ہے جس سے انسان کی مخفی قوتیں اجاگر ہوتی ہے اور قدرتی صلاحیتیں پھل لاتی ہیں جو انسان کو دنیا اور آخرت میں تمام شرف عطا کرتا ہے اور یہی تخلیق کا مقصد ہے کہ وہ اپنی طبعی خواہشوں پر حکومت کرنے کے اہل ہو جاتے۔ پھر اسے کائنات پر حکومت کا استحقاق حاصل ہو جاتا ہے۔

خلاصہ اس سارے کلام کا یہ ہے کہ روزے رکھنے سے انسان اخلاق اللہ تعالیٰ کا مظہر ہو جاتا ہے اور تخلیقوا باخلاق اللہ کے رنگ میں رنگین ہو کر صبغة اللہ کے حسن و جمال کا پیکر ہو جاتا ہے۔

دنیا کی مختلف اقوام اور ان کے مختلف مذاہب و عقائد میں روزہ کسی نہ کسی حیثیت سے ایک رکن عبادت کے طور پر یا منت کے طور پر یا رسم و رواج کے طور پر پایا جاتا رہا ہے یہ ایک ایسی صداقت اور حقیقت ہے جو معاشرتی اصولوں کے محققین نے بڑی تحقیق و تلاش کے بعد تسلیم کی ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے انسان کی روحانی، اخلاقی، روحانی زندگی کے بہترین مفاد کے مختلف قسم کے اعمال و عقائد کی تعلیم دی اور روزہ کو بھی ان عقائد اور اعمال میں داخل فرمایا۔ ہاں اس کی عملی صورتیں وقتی، علاقائی یا مذہبی طور پر مختلف ہو سکتی ہیں۔ لیکن قدر مشترک تمام میں ایک ہی ہے کہ انسان طبعی خواہشوں اور نفسانی جذبات پر حکومت کرے۔

دوسرے مذاہب میں روزہ

بعض مذاہب میں بیماروں پر بھی روزہ فرض تھا ہندوؤں میں صرف جوگی روزہ رکھتے۔

بائبل میں لکھا ہے کہ

جو روزہ نہ رکھے تو کھٹ جائے گا۔

داۓرۃ المعارف میں بڑی تحقیقات کے بعد یہ تسلیم

کیا گیا کہ

”کسی ایسے مذہب کا ہم نام نہیں لے سکتے جس کے مذہبی نظام میں روزہ تسلیم نہ کیا گیا ہو قطع نظر اس کے کہ اصول اور طریق عمل میں حالات کے اعتبار سے کچھ اختلاف ہو۔“

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق موجودہ اناجیل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے چالیس دن تک روزے رکھے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی روزہ رکھا کرتے تھے حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین دن کا خاموشی کا روزہ رکھنے کا حکم تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی چالیس دن تک روزہ رکھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن بغیر روزہ کے گزارے۔ ایسا ہی ہندوؤں میں بھی روزہ کا تصور پایا جاتا ہے جسے وہ برت کا نام دیتے ہیں۔ یہ برت (روزہ) ہر مہینے کی گیارہ، بارہ تاریخوں کو رکھتے ہیں اور کاتک کے مہینے میں پوجا پاٹ کرنے والے برہمن ہر دوشنبہ کو روزہ رکھتے ہیں۔ ہندو جوگیوں میں چلہ کشی کے اصولوں میں روزہ لازمی ہے۔ بلکہ اکثر تو چالیس دن کا پورا روزہ رکھتے ہیں۔

جین دھرم کے ماننے والے بھی چالیس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔

قدیم مصریوں اور یونانیوں کے بھی روزہ تھا۔ پارسی مذہب میں گومو کے لئے نہ سہی گمران کے علماء اور مذہبی راہنماؤں کے لئے روزہ ضروری ہے بلکہ پنج سالہ روزہ ہے۔

یہود و نصاریٰ کے روزے

یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاں تو روزہ ایک مسلمہ حقیقت اور عبادت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم خداوندی سے کوہ طور پر جو چالیس راتوں کا مجاہدہ کیا تھا اس چلہ کشی میں روزہ لازمی تھا۔

کتاب خروج باب 34 آیت 28 میں لکھا ہے کہ

”اور وہ (موسیٰ علیہ السلام) چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوند کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی نہ پانی پیا۔“

اسی لئے یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے چالیس دن کا روزہ رکھنا پسند کرتے۔ مگر چالیسویں دن کا روزہ فرض یقین کرتے جو ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو ہوتا ہے اور اس روزہ کا نام عاشورا ہے یہی وہ دن تھا جبکہ موسیٰ علیہ السلام کو دس احکام دینے گئے اور تورات اس دن کے روزہ کو بہت اہم قرار دیتی ہے جیسا کہ کتاب احبار باب 16 آیت 29 میں درج ہے کہ

اور یہ تمہارے لئے ابدی فرض ہوگا کہ ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو تم اپنی اپنی جان کو دکھ دینا اور اس دن کوئی خواہ وہ دہلی ہو یا پردیسی جو تمہارے بیچ بودو باش رکھتا ہو کسی طرح کا کام نہ کرے کیونکہ اس روز تمہاری پاکیزگی کے لئے تمہارے واسطے کفارہ دیا

جائے گا۔ احبار باب 16 آیت 29

مندرجہ بالا حوالہ میں اپنی جان کو دکھ دینے سے مراد روزہ ہی ہے۔

خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جنگل میں چالیس دن تک روزہ رکھا جیسا کہ انجیل متی باب 6 آیت نمبر 16 میں حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے شاگردوں کو روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

اور جب تم روزہ رکھو تو ریا کاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔“

ان مندرجہ بالا حوالوں کے علاوہ پرانے اور نئے عہد نامہ میں متعدد جگہوں پر روزہ سے متعلق ذکر کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

تم میرے لئے روزہ رکھو۔ آستر 4/16

پھر فرمایا

اپنی نسل کے لئے روزہ رکھو۔ آستر 9/31

حضرت زکریا علیہ السلام نے ستر برس تک روزہ رکھا۔ زکریا 7/5

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول لوقا 18/12 میں یوں درج ہے کہ

”میں ہفتہ میں دو بار روزہ رکھتا ہوں“

زرتشت ازم میں روزہ

زرتشتی مذہب کے متعلق بھی لکھا ہے کہ کنفیوشس نے اپنے پیروؤں کو روزے رکھنے کی تلقین کی تھی۔

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد 9 زیر لفظ (Fasting) جیوش انسائیکلو پیڈیا جلد 5 صفحہ 347 میں لکھا ہے کہ

یہودیوں اور عیسائیوں کا روزہ سخت رہی ہوتا تھا وہ اسے کفارہ یا توبہ یا اس سے بھی محدود مقاصد کے لئے رکھتے تھے۔ قدیم وقتوں میں روزہ یا تو بطور علامت ماتم رکھا جاتا تھا یا جب کوئی خطرہ لاحق ہوتا تھا اور یا پھر جب سالک اپنے اندر قبول الہام کی صلاحیت پیدا کرنا چاہتا تھا۔“

قدیم مذاہب کے

روزوں میں فرق

آنحضور ﷺ نے فرمایا:-

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں ایک فرق سحری کھانا بھی ہے۔ (مسند دارمی باب فضل السجود)

سحری کھا کر روزہ رکھتے ہیں اور اہل کتاب سحری نہیں کھاتے۔ اس طرح ہندو اپنے روزہ کے دوران میں کئی چیزیں بھی کھا لیتے ہیں پھر بھی ان کا روزہ قائم رہتا ہے گویا ان کے ہاں صرف بعض چیزوں نے پرہیز کا نام روزہ ہے۔ عیسائیوں کے روزے بھی اسی قسم کے ہیں کہ کسی روزے میں گوشت نہیں کھانا کسی میں خمیری روٹی نہیں کھانی بعض مذاہب میں پورے دن رات کا روزہ بغیر سحری کھائے ہوتا ہے وہ صرف شام

کے وقت افطار کرتے ہیں۔ کسی مذہب میں چار چار دن متواتر روزہ رکھنے کا حکم ہے بعض مذاہب میں ایسے روزے بھی پائے جاتے ہیں جن میں صرف ٹھوس غذا کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور ہلکی غذا دودھ وغیرہ اور پھل وغیرہ استعمال کی اجازت ہے۔

بدھ اور جین مت کے سوانح نگار بڑے وثوق سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جناب بدھ اور جین دونوں نے ترک طعام کا شغل نہ صرف رضا کارانہ طور پر اختیار کیا بلکہ اسے روحانی ریاضت کا ذریعہ بنایا اور مہینوں نہیں برسوں تک نہ صرف کھانے پینے سے پرہیز کیا بلکہ ہر دنیوی نعمت و لذت کو مکمل طور پر ترک کر دیا۔“

(سمتھ انشٹا انڈیا صفحہ 39)

اسی طرح دوسری تاریخی شخصیت جس نے رضا کارانہ طور پر ترک طعام کیا وہ بنی اسرائیل کے جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر چالیس روزے رکھے۔ (خروج 34/28)

اسی طرح تیسری تاریخی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بھی آتا ہے کہ انہوں نے بھی چالیس دن کے روزے رکھے۔ (متی 4/2)

حضرت دانیال، حضرت یحییٰ اور ان کے پیروکار بھی روزے رکھتے تھے۔ (دانیال 5/3)

عہد نامہ قدیم کی کتاب احبار باب 16 آیت 29 سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو ایک روزہ رکھنا یہود کے لئے ضروری قرار دیا گیا تھا۔

چنانچہ بنی اسرائیل ہمیشہ یہ روزہ رکھتے تھے اور انبیاء بنی اسرائیل بھی اس کی تاکید کرتے رہے۔

زبور میں حضرت داؤد فرماتے ہیں۔

میں نے تو ان کی بیماری میں جب وہ بیمار تھے ٹاٹ اوڑھا اور روزے رکھ کر اپنی جان کو دکھ دیا۔ (زبور 35 آیت 13)

حضرت مسیح علیہ السلام نے حواریوں کو روزے کی تعلیم دی۔ (متی 16-18-6/18 مرقس 28-9/29)

روزہ کی ابتدائی تاریخ

روزہ سے متعلق ان چند ابتدائی مذکورہ بالا سطور کے بعد قرآن کریم کے اس اعلان کی طرف آتا ہوں کہ اے ایمان دارو تمہارے لئے بھی پہلوں کی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی مختلف اقوام اور ان کے مختلف مذاہب میں روزہ کسی نہ کسی حیثیت سے ایک رکن عبادت کے طور پر پایا جاتا رہا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت اور صداقت ہے جو معاشرتی اصولوں کے محققین نے بڑی تحقیق و جستجو اور تلاش کے بعد تسلیم کی ہے کہ دنیا کی مختلف اقوام اور مختلف ممالک میں ہر زمانہ میں کسی نہ کسی لحاظ سے روزہ

مکرم میاں عبدالحلیم صاحب جہلم کی رپورٹ وقف عارضی کا ایک حصہ

وقف عارضی۔ دینی اخوت کا شاندار مظاہرہ

سکتے تو وقت نکال کر پھر ضرور آنا یہ ان کی حالت تھی۔ مگر میری اپنی حالت کا یہ عالم تھا کہ جب گھر پہنچا تو خود اداس و غمگین دل بے چین و مضطرب تھا اور شہر میں پوری رونقوں کے باوجود بے رونق نظر آتا تھا اور باوجود کوشش کے ان احباب اور دوستوں کی یاد نہ بھلا سکا اور اس بستی کا خیال دل سے محو نہیں کر سکا۔ جہاں میں نے دینی اخوت کی مثال دیکھی تھی۔ دل بار بار اس وادی کی طرف پرواز کرنا چاہتا ہے۔ جہاں دینی برادری کا نظارہ اس الہی تحریک کی بدولت دیکھنا نصیب ہوا۔ کاش! کچھ عرصہ اور اس بستی کے باسیوں میں مل جاتا کہ ہٹھکے کا موقع مل جاتا! پھر اس مانوسیت اور باہمی محبت کا مظاہرہ اس بستی کے دوستوں نے اس طرح کیا کہ ابھی تہال سے آئے ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ وہاں کے ایک دوست مکرم بشیر احمد سیکرٹری مال آکر مل بھی گئے اور بار بار وہاں آنے کی دعوت دی۔ یہ ایک واضح ثبوت تھا اس نقش محبت کا جو اس تحریک کی بدولت میں نے ان احباب میں چھوڑا اور اس نقش محبت کا جو انہوں نے میرے دل میں چھوڑا، وہ مجھے بے چین کئے دیتا ہے۔ حتیٰ کہ گھر والے بھی کہتے ہیں کہ آپ کا دل تو تہال میں ہی اٹکا ہوا ہے۔

حضور پر نور اس قسم کے غیر معمولی محبت و مودت کے جذبات کا پیدا ہو جانا بجز الہی تحریکوں کے ممکن نہیں۔ کتنے ہی لوگ کتنا لمبا عرصہ ایک ساتھ گزارتے ہیں۔ لیکن اس قدر اخوت و پیار پیدا نہیں کر پاتے۔ میرا ذاتی تجربہ یہ اس بات پر گواہ ہے کہ حضور کی جاری کردہ اس آسمانی تحریک کی بدولت محض چند دنوں میں جو جذبات محبت و خوات اور شفقت و رأفت پیدا ہو گئے۔ وہ دوسرے لوگ برسوں تک پیدا نہیں کر پاتے۔“ (افضل 16 راکٹ 1968ء)

میڈیکل کی ایجادات

زکریا الرازی پہلا آئیو میٹر تھا جس نے بصارت فکر اور تحقیقی انہماک سے نتیجہ اخذ کیا کہ آنکھ کی پتلی روشنی ملنے پر رد عمل ظاہر کرتی ہے۔ الرازی نے اپنے علمی شاہکار کتاب الحاوی میں گلاؤ کو ما کی تفصیل بھی بیان کی۔ اس نے چیچک پر دنیا کی پہلی کتاب ”الجذری والحصبہ“ لکھی جس میں اس نے چیچک اور خسرہ میں فرق بتایا تھا۔ اس نے سب سے پہلے طبی امداد (فرسٹ ایڈ) کا طریقہ جاری کیا تھا۔ اس نے عمل جراحی میں ایک آلہ شتر (Seton) بنایا تھا۔ اس نے ادویات کے درست وزن کے لئے میزان طبی ایجاد کیا۔ یہ ایسا ترازو ہے جس سے چھوٹے سے چھوٹا وزن معلوم کیا جاسکتا ہے۔ سائنس روم میں یہ اب بھی استعمال ہوتا ہے۔ لکھل بھی رازی نے ایجاد کی تھی۔

حضور کی خدمت عالیہ میں یہ چیز بیان کرتے ہوئے نہایت خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہوں کہ تین سال متواتر اس تحریک میں حصہ لینے سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ یہ وقف عارضی کی تحریک واقعی ایک آسمانی تحریک ہے جہاں اس تحریک سے جماعت میں علمی و تربیتی رجحان کا فروغ رہتا ہے وہاں انسان کو ذاتی طور پر ایسے افراد اور برکات کا مشاہدہ بھی ہوتا ہے جس سے انسان بے اختیار یہ پکار اٹھتا ہے یہ تحریک ایک الہی تحریک ہے۔ جہاں تک اس کی برکات و انوار کا تعلق ہے اس پر میرا اپنا تین سالہ تجربہ گواہ ہے اور ان برکات و فیوض کا مشاہدہ کرنے کے بعد جو مجھے اس تحریک میں حصہ لینے کی بدولت پیش آئے۔ کسی اور دلیل کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

اس دفعہ میں اس تحریک کے تحت تہال جیسی بے آب و گیاہ بستی میں پہنچا۔ تہال جو کھاریاں کے شمال میں پہاڑی سلسلہ کے درمیان ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ ایک ایسی بستی ہے جس میں نہ تو پانی کی فراوانی ہے اور نہ سبزہ زار نظر آتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں تہال کے ارد گرد کی خشک پہاڑیاں گرمی کی شدت میں مزید اضافہ کر دیتی ہیں اور پیاس کی شدت سے انسان پانی پانی پکار اٹھتا ہے۔ حیوان بھی شدت پیاس کی وجہ سے منہ کھولے ہوئے تھے۔ تہال جہاں ابھی تک برقی رو نہیں پہنچی برقی پکھوں اور تقنوں سے محروم ہے غرض شہر کی کسی تمام آسانسوں سے مبرا اور خالی ہے۔ بلکہ شہر تک پہنچنے کے لئے بھی کوئی پختہ سڑک نہیں ہے۔

تا نگہ والے نے جب مجھے تہال سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر اتارا اور کہا کہ وہ سامنے پہاڑی پر تہال ہے آپ اس کسی (نالے) کو پار کر کے چلے جائیں۔ اب آگے تا نگہ کا کوئی راستہ نہیں۔ پھر تا نگہ کا کوچوان مجھ سے کہتا ہے کہ آپ شہروں میں بسنے والے اس قدر گرم موسم میں اس جنگل اور بیابان میں کیوں آگئے اور ان خشک پہاڑیوں میں کیوں پھنس گئے کیونکہ یہاں تو پینے کو پانی بھی نہیں ملتا۔ غرض یہ تو حالت تھی اس بستی کی جہاں یہ عاجز وقف عارضی کے لئے پہنچا۔ لیکن جب وہاں رہا تو اس الہی تحریک نے دل کو ایسا سکون بخشا جو سوائے اس قسم کی آسمانی تحریکوں کے اور کسی تحریک سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ بستی کے رہنے والوں کے ساتھ لگاؤ اور وہاں کے احباب کی مجھ سے بے پناہ محبت اور مانوسیت اس بات کا بین ثبوت تھا کہ یہ تحریک اپنے اندر عالمی اخوت و محبت کا مقصد بھی سمیٹے ہوئے ہے۔ جب میں وقف عارضی کی قلیل مدت ختم کر کے واپس آنے لگا تو احباب غمگین ہو گئے اور ان کے چہرے اداس نظر آتے تھے بار بار کہتے تھے کہ دو چار دن اور رہو اور اگر نہیں رہ

اس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے سختی کو پسند نہیں کرتا وہ تمہارے لئے آسانیاں چاہتا ہے۔

چنانچہ فرمایا۔

یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے تمہارے لئے سختی پسند نہیں کرتا۔ (البقرہ)

اور یہ عجیب بات ہے کہ یہ ارشاد روزہ کی فرضیت کے احکام کے سلسلہ میں ہی فرمایا اور روزہ کی غرض و غایت یہ بیان فرمائی۔ لعلکم تقنوں کہ تم دکھوں سے نجات پاؤ (بقرہ)

سال میں ایک مہینہ خدا کی رضا کے لئے روزہ رکھنا قرب الہی کا ذریعہ اور طہارت نفس کا ذریعہ اور روحانی ترقی کے لئے ایک بہترین نسخہ ہے۔

سیدنا حضرت اسحاق الموصیٰ تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 371 پر فرماتے ہیں۔

پس کما کتب علی الذین من قبلکم میں جو مشاہدہ پہلے لوگوں کے ساتھ بیان کی گئی ہے وہ کیمت اور کیفیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ صرف فرضیت کے لحاظ سے ہے یعنی کما کتب سے یہ مراد نہیں کہ وہ ویسے ہی روزے رکھتے تھے جیسے مسلمان رکھتے ہیں یا اتنے ہی روزے رکھتے تھے جتنے مسلمان رکھتے تھے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان پر بھی روزے فرض تھے اور تم پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں۔ گویا صرف فرضیت میں مشاہدہ ہے نہ کہ تفصیلات میں چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں روزہ کے ماتحت لکھا ہے کہ

یعنی دنیا کا کوئی باقاعدہ مذہب ایسا نہیں جس میں روزہ کا حکم نہ ملتا ہو بلکہ ہر مذہب میں روزوں کا حکم موجود ہے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 371-372) یہ کہنا تو مشکل ہے کہ انسانوں کا وہ کونسا گروہ تھا جس نے اپنی روح کی بالیدگی کا سامان روزے کے ذریعے پہلے پہل فراہم کیا۔ البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب سے انسان نے تہذیب و تمدن کے دور میں قدم رکھا اور خدا کی طرف سے ان کے لئے انبیاء کے سلسلہ شروع ہوا۔ اس وقت سے روزے کا ذکر بھی عبادت الہی کے طور پر ملتا ہے۔

بعض لوگ اسے بطور سزا اختیار کرتے۔ جاہر و ظالم حکمران جس ماتحت کارندے سے ناراض ہوتے۔ اسے ترک طعام کی سزا دیتے۔ بعض اوقات احتجاجاً لوگ کھانا پینا بند کرتے۔ جیسے گاندھی جی نے انگریزوں کے خلاف مہم میں کیا۔

رگید جو مذہبی کتابوں میں قدیم ترین دستاویز ہے اندر دیوتا کی ناراضگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

پہلے اندر دیوتا نے اس بستی کے لوگوں کو بھوک کی سزا دی پھر ان کے کھیت اجاڑ دیئے اور ان پر آگ کی بارش کی۔

(رگ وید بحوالہ ہری بدھٹ انڈیا صفحہ 148)

☆.....☆.....☆

ایک لازمی رکن کے طور پر موجود رہا ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وقتی ضروریات یا حالات کے ماتحت اس کی صورتیں کچھ اور ہوں۔

اس سے ثابت ہوا کہ جب سے دنیا بنی ہے خدا تعالیٰ نے اس کی اصلاح اور تربیت کے لئے روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے انبیاء، مرسلین، اور مذہبی پیشواؤں کو بھیجا اس لئے ہر مذہبی نظام میں کسی نہ کسی رنگ میں روزہ پر عمل ہوتا رہا ہے۔

غرض قرآن مجید کا یہ دعویٰ بجائے خود اس کا ایک اعجاز اور آنحضرت ﷺ کی زندہ صداقت کا ایک ثبوت ہے۔

روزوں کا امتیاز

اس مندرجہ بالا بیان اور بحث اور حوالہ جات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ روزہ اسلام سے پہلے بھی رائج تھا مگر اس کے مقاصد محدود تھے۔ اسلام نے ان محدود مقاصد کے بجائے تقویٰ کے حصول کو روزے کا مقصد و مدعا قرار دیا اور دوسری طرف پابندیوں اور حدود و قیود نے دوسرے امور کی طرح اس معاملے میں افراط و تفریط کے بجائے اعتدال کی راہ اختیار کی۔ اسلام دین فطرت ہے اس نے دوسرے امور کی طرح اس معاملے میں بھی خیر الامور اوسطھا کی تعلیم دی۔

گویا اسلام عادت کا محتاج نہیں بناتا بلکہ عادت کو بدلنے کی تعلیم و ترغیب دیتا ہے اور نفس میں تقویٰ کے علاوہ ضبط و انضباط کا جو ہر پیدا کرتا ہے۔

دوسرے تمام مذاہب والے شخصی حساب سے روزے رکھتے ہیں لیکن اسلام نے قمری حساب کو پیش منظور رکھا ہے۔

دوسرے مذاہب اور قوموں کے روزے افراط و تفریط سے پُر نفس اور جذبات سے مغلوب ہو کر مجبوراً فاقہ کشی یا کسی جاہر ظالم حکمران کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ لیکن دین کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ اس کی تعلیمات حکمت سے پر۔ عقل کو اپیل کرنے والی اور انسانی فائدہ کے لئے ہیں۔ دین نے جس طرح پر شریعت کی تکمیل کی اسی طرح عبادت کو بھی ایک تکمیلی صورت بخشا اور ہر عبادت اور عمل اور سوچ کے متعلق پہلے نظر یہ اور مفہوم کو بالکل تبدیل کر کے حقیقی مقصد کو نمایاں کر دیا۔

اسلام سے پہلے عام طور پر روزہ کو غم و اندوہ کے اظہار کا ذریعہ سمجھتے تھے اور بعض روزہ کو اس لئے اختیار کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو تکلیف دے کر خوش ہوتا ہے یا اسے ذریعہ نجات ٹھہراتا ہے اب تک بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو مختلف قسم کے مجاہدات اختیار کرتے ہیں تاکہ نجات ہو اور اپنے جسم کو مختلف قسم کے دکھوں میں ڈالتے ہیں۔ اے لے لیکتے ہیں۔ لوہے کی سلاخوں پر لیتے ہیں۔ کئی دن بھوکے پیاسے رہتے ہیں۔

دین نے اس نظریہ اور مفہوم کو کلیتاً بدل دیا اول تو

کاغذ کی کہانی

علم اور تعلیم کی دنیا میں انقلابی تبدیلی کا باعث

جدید کاغذ کی ایجاد

آج جس چیز کو ہم کاغذ کہتے ہیں اس کی ایجاد کا سہرا چینیوں کے سر پر ہے اور انہوں نے یہ ایجاد دوسری صدی عیسوی کے آغاز پر ہی کر لی تھی۔ چنانچہ ایک چینی Tsai Luh نے 105ء میں کاغذ کو ایجاد کر لیا۔

ابتداء میں کاغذ کی ایجاد ہوئی تو کاغذ بنانے کا عمل تقریباً انیسویں صدی تک جاری رہا یعنی باقاعدہ مشین ایجاد ہونے سے پہلے تک یہی عمل رہا۔ اس عمل میں کاغذ کو ایسے پودوں سے بنایا جاتا تھا جو کہ ریشہ پیدا کرنے والے ہوتے ہیں اس کے علاوہ کپاس کے ریشے پٹ سن کے ریشے جس سے دھاگہ اور رسیاں بنائی جاتی تھیں اور اس کے علاوہ مچھلی پکڑنے کے لئے جو جال بنایا جاتا تھا جب وہ استعمال کے بعد پرانا ہو جاتا تو اس کو بھی کاغذ بنانے کے لئے استعمال کر لیا جاتا۔ اس عمل میں مختلف ریشوں کو کوٹ کر مار کٹائی کے عمل میں گزار کر اس کو اچھی طرح پریش کیا جاتا اور خشک کر کے کاغذ کی شیٹ تیار کر لی جاتی۔

اسلامی حکومت اور کاغذ

اسلامی حکومت میں کاغذ کی صنعت کیسے داخل ہوئی اس بارے میں بھی جاننا ضروری ہے۔ دوسری صدی ہجری میں چینیوں نے اسلامی علاقے سر قند (موجودہ ازبکستان) پر حملہ کیا۔ اس حملے کے دوران جو چینی قیدی بنائے گئے ان میں ایسے ہنرمند بھی شامل تھے جنہیں کاغذ بنانا آتا تھا۔ چنانچہ سر قند پہلا اسلامی علاقہ ہے جہاں کاغذ کا کارخانہ لگایا گیا۔ یہاں سے فن بغداد میں عرب میں افریقہ میں پہنچا اور افریقہ سے یہ فن بربروں (مراکشی لوگ جنہوں نے سپین کو فتح کیا) کی وجہ سے سپین میں اور پھر پورے یورپ میں پھیلا گیا۔ گویا افریقہ اور یورپ میں کاغذ کی صنعت اسلامی حکومتوں کی وجہ سے پھیلی اور مسلمانوں نے یہ فن چینیوں سے حاصل کیا۔

جدید دور

کاغذ بنانے کا قدیم طریق بہت ہی محنت والا کام تھا۔ کیونکہ یہ سارے کا سارا ہاتھ سے ہوتا تھا۔ مختلف ریشوں کو کاٹنا اس کا ملیدہ بنانا پھر اس کو پریش کرنا اور خشک کر کے کاغذ کی شیٹ تیار کرنا یہ تمام مراحل بہت محنت کے ساتھ طے ہوتے تھے لیکن بالآخر انسان نے ترقی کی اور مشینی دور میں داخل ہو گیا اور مختلف کاموں

کاغذ بنانے کا فن ایک قدیم ترین ہنر بھی ہے اور آج کے دور کی ترقی یافتہ صنعت بھی ہے۔ ہنر کو صنعت بننے میں ہزاروں سال کا وقت صرف ہوا ہے کیونکہ آج سے ہزار سال قبل بھی دنیا میں کاغذ موجود تھا اور یہ کاغذ ہاتھ سے بنایا جاتا اور یہ بہت مشکل فن تھا لیکن آج دنیا کے تقریباً سبھی ممالک میں کاغذ بنانے کی صنعت موجود ہے اور بڑی بڑی فیکٹریاں اور ملیں منوں اور ٹنوں کے حساب سے روزانہ خوبصورت، دیدہ زیب اور کئی قسم کے کاغذ بناتی ہیں۔ ان میں سے بعض کاغذ لکھنے کے کام آتا ہے۔ کوئی پیکنگ کے کام آتا ہے، کوئی چھاپہ خانہ میں چھپائی کے کام آتا ہے۔ غرض آج جس طرح کا انسان چاہتا ہے اس طرح کا کاغذ تیار کر لیتا ہے۔

قدیم کاغذ

کاغذ کی ابتدا کو ہم دستکاری کہیں گے کیونکہ اس کا آغاز چڑے، ہڈی، لکڑی اور مختلف قسم کی شیٹ تیار کرنے سے ہوا تھا۔ جب سے انسان نے لکھنے کا فن سیکھ لیا تب ظاہر ہے اسے ایسی چیز کی ضرورت تھی جس پر وہ لکھتا۔ چونکہ ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے اس لئے انسان نے لکھنے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کاغذ کی ایجاد کی۔

کاغذ فارسی زبان کا لفظ ہے اور اردو میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی میں کاغذ کے لئے پیپر Paper کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ ایک پودے سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس پودے کا نام Papyrus ہے۔ اس پودے سے قدیم مصر میں مدتوں قبل سے کاغذ تیار کیا جاتا تھا۔ یہ پودا دریائے نیل کی وادی جو مصر میں ہے وہاں پایا جاتا تھا۔ اس پودے کے تنے کو مصری لوگ شیٹ میں تبدیل کر دیتے تھے اور پھر اس کو تہہ کر کے اور خشک کر کے کاغذ کے طور پر استعمال کرتے۔ پودے کے نام سے ہی انگریزی میں Paper کا لفظ استعمال ہونا شروع ہوا۔ Papyrus کو کاغذ کے طور پر استعمال کئے جانے کا عمل 3500 قبل مسیح سے شروع ہوا یعنی آج سے پانچ ہزار سال پہلے اس پودے سے کاغذ تیار کیا جاتا تھا اور یہ سلسلہ 900ء تک جاری رہا۔

ایران یا قدیم فارس کے علاقے میں جانوروں کی کھالوں یعنی چڑے کو لکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اور یہی رواج جزیرہ عرب میں اسلام کے آغاز کے وقت جاری تھا۔ چنانچہ قرآن کریم کی ابتدائی لکھائی چڑے، ہڈیوں اور پتوں پر ہی ہوئی تھی۔

کے لئے مشینیں تیار ہونی شروع ہوئیں۔ مشینوں کے لحاظ سے ہم یورپ کے احسان مند ہیں۔ یورپی لوگوں نے جہاں انجن اور دوسری مشینیں تیار کیں وہاں کاغذ بنانے کے لئے بھی مشینیں بنائیں۔

چنانچہ ایک فرانسیسی شخص ٹیکولس لوئیس رابرٹ نے 1798ء میں کاغذ بنانے کی مشین تیار کر لی۔

انیسویں صدی میں کاغذ بنانے کی صنعت نے بہت ترقی کی کیونکہ ایسے کیمیکل انسان نے دریافت کر لئے تھے جس سے کاغذ کی صفائی کا عمل آسان ہو گیا۔ کیونکہ پہلے کاغذ بننا تو گدلا ہوتا تھا لیکن اب مختلف کیمیکل ڈال کر تمام گندگیوں اور میلوں کو دور کر دیا جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں رنگدار خام مال سے بھی کاغذ تیار ہونا شروع ہوا۔

پہلے پہل اس ایجاد کے بعد شمالی امریکہ اور سپین میں پائی جانے والی خاص قسم کی گھاس سے کاغذ تیار کیا جاتا تھا لیکن اب موجودہ دور میں لکڑی ہی بنیادی خام مال کے طور پر کاغذ بنانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ باقی جن چیزوں سے کاغذ تیار ہوتا ہے وہ یہ ہیں۔

(1) ضائع شدہ یا استعمال شدہ کاغذ، گتے وغیرہ کو دوبارہ کاغذ بنانے کے لئے استعمال کر لیا جاتا ہے۔

ضائع شدہ اور استعمال شدہ کاغذوں سے کاغذ بہت بڑی اور زیادہ تعداد میں بنایا جاتا ہے گویا لکڑی کے بعد یہ دوسرے نمبر پر خام مال ہے۔

(2) امریکہ سپین اور دیگر ممالک میں پایا جانے والا خاص قسم کا گھاس گنے کے چھلکے جن سے گنے کارس نکال لیا جاتا ہے۔

(4) ایسے پھلدار پودے جن سے جوس نکال لیا جاتا ہے۔ پھر اس کے بھوسے کو کاغذ بنانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

(5) کپڑے کاٹن وغیرہ کے چھتھروں سے۔

(6) کیلے کے چھلکوں سے جاپان میں کاغذ بنایا جاتا ہے اور یہ طریق دوسرے ممالک میں رائج ہے۔

(7) کئی قسم کی ضائع شدہ چیزوں سے۔

(8) مختلف اقسام کے پودوں سے الغرض کاغذ بنانے کے لئے لکڑی، کاغذ، پودے، چھلکے وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔

کاغذ کیسے بنتا ہے

لکڑی کے ٹکڑوں کو مشینوں میں پیس کر مختلف کیمیکلز کے محلولوں میں اونچے درجہ حرارت پر ابالا جاتا ہے اور خوب پکایا جاتا ہے۔ کاسٹک سوڈا اور سوڈیم سلفائیڈ بھی اس میں صفائی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پکانے کا یہ عمل کئی گھنٹے جاری رہتا ہے۔ جب یہ محلول یا گودا تیار ہو جاتا ہے تو اس میں سے ایسے عناصر جو پکتے نہیں یا محل نہیں ہوتے ان کو نکال دیا جاتا ہے۔ اس ملیدے یا محلول کی پلچنگ کر کے صاف کر دیا جاتا ہے اور پھر جس رنگ یا جس قسم کا کاغذ تیار کرنا ہو ویسا کاغذ اس گودے یا محلول سے تیار کر لیا جاتا ہے۔ اس

گودے کو مختلف مشینوں سے گزار کر اس کی باریک یا موٹی شیٹ بنائی جاتی ہے اور اس کو رولرز سے گزار کر ایک جیسا پتلا یا موٹا کر دیا جاتا ہے یوں کاغذ کی شیٹ تیار ہو کر اپنی مرضی کے مطابق کاٹ کر مارکیٹ میں آجاتی ہیں اور کاغذ کا استعمال شروع ہو جاتا ہے۔

آج دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں کاغذ بنانے کے کارخانے موجود ہیں۔ امریکہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ کاغذ پیدا کرنے والا ملک ہے۔ اس کے علاوہ کینیڈا، روس، چین، جاپان، فن لینڈ، فرانس، برازیل، جرمنی اور سویڈن کاغذ پیدا کرنے والے بڑے ممالک ہیں۔ پاکستان میں بھی کاغذ بنانے کے کارخانے موجود ہیں لیکن پاکستان اپنی کاغذ کی تمام ضروریات خود پوری نہیں کرتا بلکہ دوسرے ممالک سے کاغذ منگوا کر ضرورت پوری کرتا ہے۔

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

سانپ اور اس کی خوراک

سانپ ایک ریگنے والا جانور ہے اور ماہرین کے مطابق دنیا میں سانپ کی ایک ہزار سے زائد اقسام پائی جاتی ہیں۔ یہ دنیا کے ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔ بعض سانپ ایسے ہیں، جن کی لمبائی صرف چند انچ ہوتی ہے اور یہ موٹے دھاگے کی طرح باریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اڑدھا کی کئی فٹ لمبے ہوتے ہیں اور ان کی موٹائی درخت کے تنے جتنی ہوتی ہے۔

جہاں تک سانپ کی خوراک حاصل کرنے کا تعلق ہے۔ یہ اپنی جسامت کے مطابق خوراک حاصل کرتے ہیں چھوٹے چھوٹے سانپوں کی خوراک چوئیہاں، چھچھکیاں، چوہے اور اس قسم کے جانور ہوتے ہیں۔ سانپ چوہوں کے بل میں گھس کر انہیں کھا جاتے ہیں۔

بعض لوگ سانپوں کو پالنے کے لئے انہیں دودھ بھی پلاتے ہیں اور گوشت کھلاتے ہیں۔ اکثر سانپ اپنے شکار کئے ہوئے جانور کو ثابت ہی ہڑپ کر جاتے ہیں اور پیٹ کے اندر ہی ان کو ہضم کر لیتے ہیں۔

احباب جماعت اور واقفین نو بچوں کو چاہئے کہ جب کبھی موقع ملے۔ چڑیا گھر کی ضرورت سیر کریں اور وہاں کئی اقسام کے سانپ آپ کو دیکھنے کو ملیں گے۔ اس کے علاوہ وہاں طرح طرح کے دوسرے جانور بھی ہوں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی قدرت، شان اور عظمت کا اندازہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی دل میں شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ”اشرف المخلوقات“ بنایا ہے اور عقل سلیم سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بشمول واقفین بچوں کے، لمبی صحت والی فعال زندگی عطا کرے اور خدمت دین کی بھی حتی الوسع توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

﴿مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 ستمبر 2008ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت فضل لندن میں درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔﴾

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمود احمد صاحب

مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم برکت علی صاحب آف والتھم فارسٹ 9 ستمبر 2008ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت نیک باوفا اور مخلص انسان تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم طاہرہ امۃ السبع صاحبہ

مکرمہ طاہرہ امۃ السبع صاحبہ اہلیہ مکرم کوڈورسید ناصر احمد شاہ صاحب 18 جولائی 2008ء کو لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ نیک طبع باوفا اور نہایت مخلص خاتون تھیں اور لجنہ کراچی کی فعال ممبر تھیں ہر جماعتی کام میں بڑے شوق اور دلی رغبت سے حصہ لیتیں۔ مرحومہ حضرت نواب محمد دین صاحب کی پوتی تھیں جنہوں نے مرکز احمدیت ربوہ کی زمین حاصل کرنے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

(2) مکرم نسیم اختر صاحبہ

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبدالمنان ناصر صاحب آف کیمبرج کینیڈا 25 مئی 2008ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ نیک، منسا اور مخلص خاتون تھیں۔

(3) مکرمہ اہلیہ صاحبہ محترم قادر بخش صاحب

مکرمہ اہلیہ صاحبہ محترم قادر بخش صاحب ریٹائرڈ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کچھ عرصہ قبل بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نمازوں کی پابندی تہجد گزار اور غریبوں کی ہمدرد نیک خاتون تھیں۔

(4) مکرمہ والدہ صاحبہ محترم عزیز احمد بھٹی صاحب

مکرمہ والدہ صاحبہ محترم عزیز احمد بھٹی صاحب آف ناصر آباد سٹیٹ سندھ 9 جولائی 2008ء کو دل کے حملہ سے وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نہایت نیک اور شفیق خاتون تھیں۔ انہیں حضرت اقدس مسیح موعود کے خاندان کی پرانی خادمہ ہونے کی سعادت حاصل تھی۔

(5) مکرم حمید احمد صاحب جرمنی

مکرم حمید احمد صاحب جرمنی 27 اپریل 2008ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم نیک سیرت، نہایت صابر و شاکر خاموش طبع، غریبوں کے ہمدرد اور دیندار انسان تھے۔ آپ نے تقریباً 19 سال اپنے حلقہ کی جماعت Ginsheim میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرمہ زینت حمید صاحبہ سابق صدر لجنہ جرمنی کے شوہر تھے۔

(6) مکرم محمد امین صاحب سپین

مکرم محمد امین صاحب سپین 15 اگست 2008ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ محترم مولوی کرم الہی صاحب ظفر کے کہنے پر 1977ء میں سپین آئے تھے۔ نہایت ہمدرد، سلسلہ کے فرائض اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے خادم سلسلہ تھے۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب اس وقت امیر جماعت سپین کے طور پر جماعت کی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(7) مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آف چوئڈہ حال ربوہ 24 جولائی 2008ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ غریبوں کا خیال رکھنے والی مہمان نواز خاتون تھیں۔ چوئڈہ میں قیام کے دوران مریمان اور مرکز سے آنے والے مہمانوں کے قیام و طعام کا پورا خیال رکھتی تھیں۔

(8) مکرم عبداللطیف احمد صاحب

مکرم عبداللطیف احمد صاحب ابن مکرم محمد بوٹا صاحب صدر جماعت چک نمبر 233 ر-ب کوٹلی جنڈا سنگھ ضلع فیصل آباد 10 مئی کو 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم باوفا اور مخلص انسان تھے۔ غرباء کے ہمدرد اور جماعتی کاموں میں مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے گاؤں میں بحیثیت صدر جماعت خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔ آمین

موت ایک پل ہے جہاں محبت اپنے محبوب سے ملتا ہے۔ (رابہ بصری)

نکاح

مکرم محمد محمود اقبال صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینٹر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم جمیل الرحمن رفیق صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ سینٹر ربوہ نے مورخہ 16 اگست 2008ء کو بعد نماز عصر بیت محمود میں خاکسار کی بیٹی مکرمہ سارہ اقبال صاحبہ کے نکاح کا اعلان مبلغ 2 لاکھ روپے حق مہر پر مکرم طلحہ مجید صاحب ابن مکرم حمید احمد مبارک صاحب کے ساتھ کیا۔ مکرم طلحہ مجید صاحب مکرم محمد اسحق ورک صاحب قادیان حال راجیکی روڈ ربوہ کے نواسے اور مکرم غلام احمد صاحب بدولہی مرئی سلسلہ گیمبیا کے پوتے ہیں۔ مکرمہ سارہ اقبال صاحبہ مکرم خواجہ محمد اسماعیل صاحب عزیز آباد کراچی کی نواسی، مکرم غلام محمد ثالث صاحب مرحوم کی پوتی اور حضرت بابو غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود لاہور کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ کاغذات و بازیافتہ رقم

﴿مورخہ 25 اگست 2008ء کو بالمقابل ایوان محمود ایک عدد شاپر جس میں کچھ ضروری کاغذات سندت داخلہ فارم ہیں گم ہو گیا ہے۔ جن صاحب کو ملیں دفتر عمومی پہنچا کر نمونہ فرمائیں۔ اسی طرح کچھ بازیافتہ رقم ملی ہے جس صاحب کی ہدف دفتر صدر عمومی سے نشانی بنا کر حاصل کر لیں۔﴾

(صدر عمومی لوکل انجنن احمدیہ ربوہ)

ٹرنینگ اینڈ ویلپمنٹ پروگرام

﴿بی اے بی ایس سی بی کام اور بی ای ڈی کی قابلیت رکھنے والوں کیلئے تین ماہ کی ٹرنینگ اور ٹرنینگ کے دوران - 7000 روپے تنخواہ اور بعد ازاں ملازمت بھی یقینی۔﴾

برائے رابطہ: مکرم محمود اسلم قمر صاحب

موبائل: 0321-4200231

(نظارت صنعت و تجارت)

درخواست دعا

﴿مکرم چوہدری عبدالکحیم صاحب محلہ مشرقی کھاریاں کے مٹانے کا آپریشن مورخہ 12 ستمبر 2008ء کو سی ایم ایچ ہسپتال کھاریاں میں ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفا کے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔﴾

﴿مکرم چوہدری حمید الدین اختر صاحب دارالعلوم غریبی خلیل بعارضہ قلب بیمار ہیں طاہرہ ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں زیر علاج ہیں۔﴾

﴿مکرم فاتح احمد صاحب ابن مکرم محمد یونس خالد صاحب مرئی سلسلہ بیمار ہیں احباب سے جملہ مریضوں کی شفا کے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔﴾

آئی آئی چندریگر

پاکستان کے سب سے کم مدت وزیر اعظم اسماعیل ابراہیم چندریگر کا تعلق بمبئی کے ایک ذی علم گھرانے سے تھا۔ وہ 15 ستمبر 1887ء کو پیدا ہوئے۔ انہوں نے بمبئی یونیورسٹی سے بی۔ اے ایل ایل بی کیا اور پھر احمد آباد میں قانون کی پریکٹس کرنے لگے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ بمبئی ہائی کورٹ سے وابستہ ہو گئے۔ اس دوران وہ مختلف قانون ساز اداروں کے رکن بھی رہے۔ جن میں احمد آباد میونسپل کارپوریشن اور بمبئی یونیورسٹی سینٹ جیسے ادارے شامل تھے۔ کچھ عرصہ بعد وہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر بمبئی کی مجلس قانون ساز کے رکن بھی منتخب ہوئے۔

1940ء میں جب لاہور کے تاریخی شہر میں قرارداد پاکستان پیش ہوئی تو چندریگر صاحب نے اس تاریخی اجلاس میں قرارداد پاکستان کی حمایت میں تقریر کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان دنوں وہ بمبئی کی مجلس قانون ساز میں مسلم لیگ ارکان کے ڈپٹی لیڈر اور صوبائی مسلم لیگ کے صدر تھے۔ 1943ء میں وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن منتخب ہوئے اور اس عہدے پر وہ قیام پاکستان تک فائز رہے۔

1946ء میں جب ہندوستان کی عبوری وزارت بنی تو اس میں چندریگر صاحب بھی شامل ہوئے انہیں وزارت تجارت کا قلمدان سونپا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے مرکزی وزیر تجارت و صنعت، افغانستان میں پاکستان کے سفیر اور صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب کے گورنر رہے۔ پھر انہوں نے سیاست کو خیر باد کہا اور سندھ ہائی کورٹ اور فیڈرل کورٹ میں وکالت کرتے رہے اسی دوران جب مولوی تیز الدین نے غلام محمد کے اسمبلی توڑنے کے اقدام کو عدالت میں چیلنج کیا تو چندریگر نے بھی اس کی وکالت کی اور اتنے شاندار طریقے سے دلائل دیئے کہ چیف جسٹس جسٹس منیر نے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

جب چودھری محمد علی پاکستان کے وزیر اعظم بنے تو چندریگر ایک مرتبہ پھر مرکزی کابینہ میں شامل ہو گئے اس مرتبہ ان کے پاس وزارت قانون کا قلمدان تھا۔ اس حیثیت میں انہوں نے پاکستان کے پہلے آئین کی ترتیب و تدوین میں بڑا فعال کردار ادا کیا۔ پھر 18 اکتوبر 1957ء کو وہ پاکستان کے چھٹے وزیر اعظم منتخب ہوئے اور اس عہدے پر فقط 59 دن فائز رہنے کے بعد 16 دسمبر 1957ء کو مستعفی ہو گئے۔

جناب اسماعیل ابراہیم چندریگر نے 26 ستمبر 1960ء کو کراچی میں وفات پائی۔

خبریں

ملکی اخبارات
میں سے

امریکہ کا ایک اور میزائل حملہ 14 افراد جاں بحق امریکہ کی یقین دہانیوں کے باوجود شمالی وزیرستان کے علاقے ٹول خیل میں امریکی جاسوس طیارے کے میزائل حملے میں ایک ہی خاندان کے 9 افراد سمیت 14 افراد جاں بحق ہو گئے جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں جبکہ 10 افراد زخمی ہوئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں زیادہ تر مقامی طالبان بتائے جاتے ہیں۔

امریکی حملوں سے پیدا ہونے والی صورتحال پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس فوری بلا یا جائے قومی اسمبلی میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر چودھری ثناء علی خان نے کہا ہے کہ امریکہ کی جانب سے پاکستان پر حملے کی دھمکی سے پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کرنے کیلئے فوری طور پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کیا جائے۔ اور متفقہ ردعمل کا اظہار کیا جائے۔

جنگ نہیں کر سکتے، غیر ملکی فوج کے حملوں کا معاملہ سفارتی سطح پر اٹھائیں گے وزیراعظم

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب
ہذا بیٹس کے مریضوں کے لئے
کھانے کی احتیاطی تدابیر

ممنوع غذائیں

چاکلیٹ، ٹافیاں، جام، شہد، چینی، گلوکوز، کیک، حلوا پوری، بسکٹ، تمام بوتلیں اور جوسز۔
وہ غذا جو کچھ مقدار میں کھا سکتے ہیں
کریم، مکھن، انڈے، مالٹا، سیب، کیلا، چچاتی، ڈبل روٹی اور چاول۔

وہ غذا جو عام کھا سکتے ہیں

مٹر، پالک، گوہی، گاجر، کھیرا، کریلا، کدو، مونگر، بھنڈی، چقندر، سلاد، گریپ فروٹ، تربوز، چائے، کافی، مچھلی، مرغی، بجنی

احباب جماعت میں سے جو افراد ذیابیطس کے مریض ہوں۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنا خون اور پیشاب باقاعدہ چیک کرواتے رہیں اور ڈاکٹری ہدایت کے مطابق اپنا علاج بھی کرواتے رہیں اور مندرجہ بالا غذائی ہدایت کے مطابق اپنی غذا استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو لمبی صحت والی زندگی دے اور خدمت دین کی اپنے فضل سے بھرپور توفیق دے۔ آمین

کالی میل یا سی ڈی ریز کے استعمال کے ذریعے پھیلا نا خطرناک ہے کیونکہ اس سے لامحدود گاہکوں کی مواد تک رسائی ممکن ہوگی۔ ترجمان دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ آئی اے ای اے سے منسوب خبر کا جائزہ لے رہے ہیں، انہوں نے ایسی رپورٹس فراہم کیں تو باضابطہ جواب دیں گے۔

اگست 2007ء کی نسبت اگست

2008ء میں مہنگائی زیادہ ہوئی ملک

میں مہنگائی میں اضافہ کا سلسلہ گزشتہ ماہ بھی جاری رہا۔

اگست کے دوران کٹریمر پرائس انڈیکس پر مہنگائی کی شرح گزشتہ سال اسی عرصے کے مقابلے میں 25 فیصد سے زائد رہی۔ وفاقی ادارہ شماریات کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق ماہ اگست کے دوران گزشتہ سال اگست کے مقابلے میں حساس پرائس انڈیکس پر مہنگائی کی شرح 33.85 فیصد اور ہول سیل پرائس انڈیکس پر مہنگائی کی شرح 35.73 فیصد رہی۔

امریکہ پاکستان کو اگلے ماہ 50 ہزار ٹن

گندم دے گا وزارت خوراک کے مطابق امریکہ

فوڈ اینڈ پروگرام کے تحت اگلے ماہ پاکستان کو 50 ہزار ٹن

گندم فراہم کرے گا۔ وزارت خوراک کے ایڈیشنل

سیکرٹری شاہد حسین راجہ نے کہا ہے کہ اس معاہدے پر

دو تین روز میں دستخط ہونے کی توقع ہے۔

ربوہ میں سحر و افطار 15 ستمبر

5:30 انتہائے سحر
6:50 طلوع آفتاب
1:04 زوال آفتاب
7:16 وقت اظہار

حضرت مولوی محمد افضل صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313

حضرت مولوی محمد افضل مکملہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ مکملہ ڈنگہ سے مشرقی جانب چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آپ کی بیعت ابتدائی زمانہ کی ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے آپ کا اسم گرامی حضرت مسیح موعود کے معاصر علماء کرام میں شامل کیا ہے۔

حضرت اقدس نے کتاب البریہ میں بڑا امن جماعت میں ذکر کیا ہے۔

اولاد۔ آپ کے بیٹے حضرت محمد اکرم صاحب بھی رفیق تھے۔

کیا آپ نے اور آپ کے

اہل خانہ نے خطبہ جمعہ سنا ہے

خان نیم پلیٹس

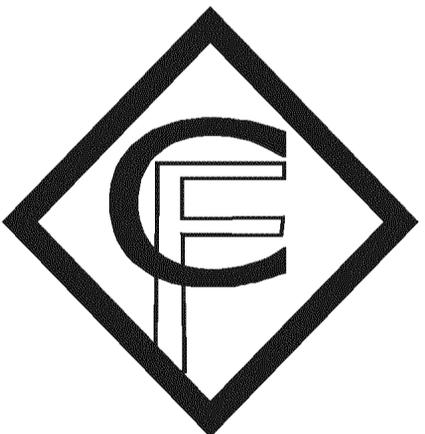
ڈیزائننگ، معیاری سکرین پرنٹنگ، اسکرز، شیلڈز
If you are looking for
Something Different
then please call us
5150862-5123862 لاہور فون: 0321-8406577
ای میل: knp_pk@yahoo.com

سلطان آٹو سپر پائرس + لقمان آٹو رکشاپ

429D پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
042-8413804-0333-4232956
0333-4100733

FD-10

COMBINED FABRICS LIMITED



**MANUFACTURERS & EXPORTERS OF
QUALITY KNITTED GARMENTS
ATTA BUKSH ROAD (OFF BANK STOP)
17KM-FEROZEPUR ROAD, LAHORE
PAKISTAN**

TEL:92-42-111-111-116 FAX:92-42-582-0112

Email: info@combinedfabrics.com
Web: www.combinedfabrics.com